روزنامہ
الفضل
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 17مارچ 2011 ء 11ربیع الثانی 1432 ہجری 17/ امان 1390ہش جلد 61-96 نمبر 63

تباہ کن زلزلہ

15 جنوری 1934ء کو ہندوستان کے شمال مشرقی حصہ بہار میں ایک ایسا تباہ کن اور ہلاکت آفریں زلزلہ آیا جس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ اس بارہ میں 20 / اپریل 1907ء کو حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا ہے۔

(اخبار بدر 2 مئی 1907ء ص 1)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین ....

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقة الوحی - روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268-269)

داخلہ ششم تا ہشتم

(نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم سکول)

امسال نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول دارالنصر غربی اقبال میں جماعت ششم تا ہشتم داخلہ انگلش میڈیم میں ہوگا۔ تاہم داخلہ ٹیسٹ اردو میڈیم سے آنے والے طلباء کیلئے اردو میں اور انگلش میڈیم میں سے آنے والے طلباء کا انگلش میڈیم کے نصاب میں سے ہوگا۔ نیز کلاس نہم کا داخلہ اردو میڈیم میں ہی ہوگا۔

☆ جماعت ششم کے داخلہ کا شیڈیول

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ
داخلہ ٹیسٹ 3/ اپریل 2011ء
انٹرویو 4/ اپریل 2011ء

کامیاب طلباء کی فہرست مورخہ 6/ اپریل 2011ء کو سکول کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ 6 تا 11/ اپریل 2011ء تک واجبات وصول کئے جائیں گے۔ کلاسز کا باقاعدہ آغاز 12/ اپریل 2011ء سے ہوگا۔

☆ جماعت ہفتم، ہشتم اور نہم میں بھی محدود نشستوں پر داخلہ کا شیڈیول درج ذیل ہے۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4/ اپریل 2011ء
داخلہ ٹیسٹ 7/ اپریل 2011ء
انٹرویو 9/ اپریل 2011ء

کامیاب طلباء کی فہرست مورخہ 11/ اپریل 2011ء کو سکول کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔

نوٹ:۔ داخلہ فارم کے ساتھ 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور سکول لیونگ سرٹیفکیٹ لف کریں ٹیسٹ اردو، انگلش اور ریاضی کے مضامین کا ہوگا۔ ہر کلاس کا داخلہ ٹیسٹ اس کی پچھلی کلاس کے سلیبس میں سے لیا جائے گا۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں ادارہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول ربوہ)

طائف میں دعوت الی اللہ

دعوت کا یہ قصہ ہے جو میں تم کو سناؤں
سوئے ہوئے جذبوں کو میں اِس ڈھب سے جگاؤں

جس ہستی کو یہ واقعہ پیش آیا وہ ہستی
اِس درجہ مہربان کہ قربان ہی جاؤں

پیغامِ خدا لے کے جو طائف میں وہ پہنچے
تو رحمت عالم پہ ستم کیا نہیں ٹوٹے

جب آپؐ نے لوگوں کو دی دین کی دعوت
لوگوں میں بھڑک اُٹھی تھی بے وجہ عداوت

توحید کے پیغام کو سمجھے نہیں بھونڈے
پتھر تھے جو پیارے کو لگے مارنے لونڈے

سنگ باری ہوئی اِتنی کہ خوں بہنے لگا تھا
اس جسمِ مطہر سے لہو گرنے لگا تھا

خوں اتنا زیادہ کہ لگے نعل بھی بھرنے
نازل ہوئے جبریلؑ لگے عرض یہ کرنے

غصے میں ہے مالک تو بہت عرشِ بریں کا
کچھ بدلا ہوا رنگ ہے اُس یارِ حسیں کا

پیغام خدا کا ہے اگر آپ کہیں تو
برباد ابھی کر دیں ہم اِک آن میں اِن کو

فرمایا نہیں میرے لیے ایسا نہیں کرنا
میں رحمت عالم ہوں کہ بدلہ نہیں بھرنا

پھر ہاتھ اُٹھائے تو دعا مانگی کہ مولیٰ!
کر دُور جہالت کو تُو اِن کی مرے مولیٰ!

نادان سمجھتے نہیں پیغام کو تیرے
میں کیا ہوں نہیں جانتے بندے ہیں یہ تیرے

ان خیرہ سروں کو تُو محبت کی ادا دے
بھٹکے ہوئے راہی ہیں انہیں رستہ دکھا دے

ہر ایک ستم لوگوں نے گر آپؐ پہ توڑا
تبلیغ کا رستہ نہ کوئی آپؐ نے چھوڑا

یہ پاک محمدؐ ہیں جو ہم سب کے ہیں آقا
دیکھو جو کہ تھا آپؐ میں تبلیغ کا جذبہ

جب عزم و یقیں لے کے وہ اِس راہ میں نکلے
پھر عفو و محبت نے ہی حالات تھے بدلے

ہر قوم کو بربادی سے ہر وقت بچایا
ایمان کا رستہ تھا جو ہر اک کو دکھایا

جانیں بھی دیں اِس قوم نے اسلام کی خاطر
اس پاک محمدؐ کے بھی پیغام کی خاطر

طائف میں محمدؐ نے جو تھا خون بہایا
اُس قوم کے بچوں نے تھا وہ قرض چکایا

محمد مقصود احمد منیب

وقف عارضی کے فارم پُر کرنے والے احباب متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن نے اطلاع دی ہے کہ وقف عارضی کے فارم بعض دفعہ نامکمل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ غیر معیاری قرار پاتے ہیں اور منظوری کا خط بھجوانا ممکن نہیں ہوتا۔ متعلقہ افراد یا تصدیق کرنے والے عہدیداروں کو وجہ دور کرنے کیلئے لکھا جاتا ہے اگر وہ درست کر دی جائے تو تصحیح کے بعد وہ فارمز منظور کر لئے جاتے ہیں۔ جو وجوہات منظوری میں روک بنتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ فارمز کا مقررہ وقت سے لیٹ پہنچنا۔
2۔ پاکستان میں وقف کی بجائے بیرون ملک وقف کی درخواست کرنا۔
3۔ مقامی وقف کرنے کی درخواست کرنا (اس کی اجازت صرف خواتین کو ہے)
4۔ بلا دستخط اور بلا تصدیق صدر جماعت (یا متعلقہ عہدیدار) فارمز بھجوانا۔
5۔ بلا تاریخ وقف کی درخواست کرنا۔
6۔ کم عرصہ (ہفتہ دس دن) یا جز وقتی (صرف ایک دن یا کچھ حصہ) وقف کی درخواست کرنا۔
7۔ غیر واضح اور غیر معین عرصہ یا ایڈریس لکھ کر بھجوانا۔
8۔ ایک دفعہ فارم بھجوا کر دوبارہ فوٹو کاپی ارسال کر دینا۔

وقف عارضی کے فارم پر کرنے والے تمام احباب ان امور کا خیال رکھیں۔

(قائد تعلیم القران و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

دار الصناعۃ آٹو ورکشاپ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام نئے اور تجربہ کار مکینکس کے ساتھ ہر قسم کی گاڑیوں اور جنریٹرز کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ موبل آئل فری تبدیل کروائیں۔ ورکشاپ جمعہ کو بھی کھلی ہوگی نیز ایمرجنسی کی صورت میں ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

فون ورکشاپ: 047-6216153
فون انچارج: 0334-6373996
پتہ: دار الصناعۃ ورکشاپ دار الرحمت غربی نزد سوئمنگ پول ربوہ
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کا قیام

خدائے رحیم وکریم نے بنی نوع انسان کو اس کے مقصد پیدائش کو یاد دلاتے رہنے کے لئے انبیاء ورسل کی بعثت کا سلسلہ جاری فرما رکھا ہے۔ ہر دور میں اللہ کے فرستادوں نے بندگانِ خدا کے دلوں میں نیکی وتقویٰ کی شمعیں روشن کیں۔ دور آخرین میں احیاءِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تو آپ نے بھی باذنِ الٰہی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے قیام کے لئے 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے ایک چھوٹے اور سادہ سے مکان پر بیعت کا آغاز فرمایا۔ ایک ایک کر کے پہلے ہی دن چالیس خوش نصیبوں کو اس طائفہءِ متقین کا حصہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی جن میں پہلا نمبر حضرت حکیم الحاج حافظ مولانا نورالدین بھیروی کا تھا۔

بیعت کی غرض

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے جس بیعت کا آغاز فرمایا اس کا مقصد کسی پارٹی، جتھہ یا فرقہ بندی کا قیام نہیں تھا بلکہ تقویٰ شعار لوگوں کو ایک عظیم مقصد کے لئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا مقصود تھا جو اللہ کے اوامر ونواہی کی پابندی کا جذبہ رکھتے ہوں، تا نیکی اور تقویٰ سے معمور یہ لوگ دوسروں کے لئے کشش اور ہدایت کا نیک اور اعلیٰ نمونہ ہوں۔ اسی غرض کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔۔۔۔اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 165,164)

تقویٰ کی راہیں

جو لوگ بیعت کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہوتے، ریکارڈ کے لئے آپ ان کے نام ایک رجسٹر میں درج کرواتے جس کی پیشانی پر لکھا گیا تھا: ''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت'' آپ نے بیعت کرنے والوں پر واضح فرمایا کہ نجات کے لئے صرف رسمی بیعت میں داخل ہونا اور آپ کو امام سمجھ لینا ہرگز کافی نہیں ہے بلکہ نجات کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک، آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیّین اور قرآن کریم کو خاتم الکتب یقین کیا جائے۔ نیز آپ نے انہیں مقصد بیعت یعنی تقویٰ کی راہوں پر گامزن کرنے کے لئے ارکانِ دین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

''سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج ومصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہو۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے، نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ بھی طریق تھا کہ بیعت لینے کے بعد آپ صبر اور نیکی کی نصائح فرمایا کرتے تھے جس کا ایک نمونہ پیش ہے:

''فتنہ کی کوئی بات نہ کرو، شر نہ پھیلاؤ، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو، جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔''

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 343)

بدی کے مقابلہ میں صبر

اللہ کے فرستادوں اور ان کے ماننے والوں سے دشمنان حق ٹھٹھا وہنسی کرتے اور انہیں استہزاء کا نشانہ بناتے ہیں۔ ایسا اس تسلسل سے ہوتا آرہا ہے کہ اب یہ صداقت کی ایک علامت بن چکا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی تو اللہ والا دنیا داروں کے شر سے محفوظ نہ رہ سکا۔ جماعت احمدیہ کا بھی آغاز ہوتے ہی ہر طرف سے استہزاء، ہنسی، ٹھٹھا اور ایذا رسانی وتکفیر بازی کا بازار گرم ہوگیا اور بیعت کی سعادت حاصل کرنے والے طرح طرح سے ستائے جانے لگے اور ان کا جینا دوبھر کر دیا گیا۔ ایسے حالات میں ضرورت تھی کہ امامِ وقت کی طرف سے اس نوزائیدہ جماعت کی رہنمائی کی جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کے احباب کو نصیحتاً فرمایا:

گالیاں سُن کر دعا دو ، پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

''میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ پر گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں۔ مگر چاہیے کہ وہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں......ضرور ہے کہ نیک عمل اور راستبازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ضائع نہیں کرتا......سواے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متّقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے اِنفصال پاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا۔ اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنِ جانی ہو گئے تھے۔ تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لو گے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے، جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں، وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 242 تا 246)

تقویٰ، تدبیر اور دعا سے حاصل ہوتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے صرف تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی تلقین کو کافی نہیں سمجھا بلکہ تقویٰ کی تعریف اور اس کے حصول کے ذرائع کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مضمون کو نہایت آسان فرما دیا جس سے منزلِ مقصود واضح ہوگئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک بلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں اور تہجد میں، غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راست باز اور صادق ٹھہر جاوے۔

لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے۔ بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں

کے کامل اتحاد سے حاصل ہوسکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن مومن اور سچے (-) کا یہ شیوہ نہیں، وہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص680)

نیز متقی بننے کے واسطے چند مزید اوامر و نواہی کی پابندی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عُجب، حقارت،، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھاوے۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اس میں نہ ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم ص680)

خدا سے ڈرتے رہو

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو مخلوق کا اس کے خالق اور معبودِ حقیقی سے تعلق جوڑنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے، آپ نے اپنے ماننے والوں کو صرف خدا سے ڈرنے اور اسی سے لَو لگانے کی تلقین کی اور ان پر آشکار فرما دیا کہ دنیا اور دنیا کی لعنتیں بے حقیقت اور عارضی ہیں جو مؤمنین کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں۔ چنانچہ آپ خوفِ خدا کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھویں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں۔ بلکہ خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 12)

جماعت متقی بن جائے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا بیعت لینے کا مقصد ہی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کرنا تھا۔ اس لئے آپ دن رات اس مقصد کے حصول کی فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت تقویٰ و پارسائی پر قائم ہو جائے۔ اس کے لئے آپ نے دردمندانہ دعائیں کیں، درس و تدریس، وعظ و نصیحت اور اپنے عملی نمونہ سے مثالیں قائم کیں تا آپ کے متبعین آپ کے قول و فعل کو دیکھتے ہوئے آسانی کے ساتھ تقویٰ اللہ پر گامزن ہو جائیں اور دور حاضر میں دینی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے قابل ہوسکیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے، خدا تعالیٰ کی نصرت اُس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچّے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام ان کے سپرد کروں۔ اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ پرواہ نہ کروں گا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول ص200)

تقویٰ و طہارت میں ترقی کا جائزہ

ایک بار تقویٰ کے حاصل ہو جانے پر مطمئن ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ اپنے تقویٰ و طہارت کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، تا اس روحانی حالت میں ترقی ہوتی رہے۔ جس کا اندازہ احوال کے جائزہ سے ہوتا ہے۔ انسان کا حال اس کے تقویٰ کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی محاسبۂ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ ...... (الطلاق 4,3) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول ص8)

تقویٰ اللہ کی برکات

کسی بھی بات کو اس وقت تک اختیار کرنا مشکل ہوتا ہے جب تک اس کے فوائد و برکات سے آگاہی نہ ہو۔ ایک اچھے رہنما کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ کسی امر کا حکم دینے سے پہلے اس معاملہ کے حُسن و قبح سے اپنے متبعین کو اچھی طرح آگاہ کر دیتا ہے۔

متقی پر خدا کا ہاتھ

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی جب اپنے ماننے والوں کو تقویٰ کی تلقین کی اور تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کرنی چاہی تو تقویٰ اختیار کرنے کی برکات اور تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات کو خوب کھول کر اپنی جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ تا ہر ایک علیٰ وجہ البصیرت اس پر عمل کر سکے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’جو خدا کا متقی، اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے، اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔۔۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاء کار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے، جس سے سرگردان اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا۔ جوانی سے اب تک بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو در بدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ (زبور: باب 37 آیت 25۔ ناقل) یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ در بدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم ص404)

متقی بچائے جاتے ہیں

’’اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں، چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا۔ کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کرسکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کامیابی حاصل کرسکتا ہے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم ص280)

متقی کو کوئی تباہ نہیں کرسکتا

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ بڑے درد، محبت اور تکرار کے ساتھ اور مثالیں دے کر اپنے متبعین کو تقویٰ کی طرف دعوت دیتے رہے تا وہ بلاءِ دنیا سے مولیٰ کریم کی حفاظت میں آ جائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو، اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کرسکتی ہے۔ پس سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی

ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپہ ہے تم پر قابو نہیں پائے گا، ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 71)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں آج سے ایک سو بائیس (122) سال قبل شروع ہونے والی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت ہر قسم کی رکاوٹوں اور مخالفتوں، دھمکیوں اور حملوں کے باوجود، اب دنیا کے ایک سو اٹھانویں (198) ملکوں میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوچکی ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم کی پیاسی روحیں فوج در فوج اور کھچا کھچ اپنی سیری اور سیرابی کے لئے اس میں داخل ہو رہی ہیں۔ گویا شدید آندھیوں اور طوفانوں کو چیرتے ہوئے یہ جماعت آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی مستقل اور مسلسل خدمات دینیہ کی دوسری مذہبی جماعتوں میں مثال نہیں ملتی۔ اخوت و بھائی چارے کا ایک بے نظیر عالمی معاشرہ قائم ہوچکا ہے۔ دینی سیرت کے ٹھیٹھ نمونے اس جماعت میں وافر اور ہر سو نظر آتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں کی صداقت کا یہ بھی ایک بیّن ثبوت ہے۔ ؎

اے ہوش و عقل والو! یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں، تقویٰ سے ہوویں کام

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے موافق حضرت اقدس مسیح موعود کو اس مقصد میں بھی کامیاب فرمایا جس کی گواہیاں اور زندہ نمونے دنیا کے دوسو ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت خاکسار صرف ان لوگوں کی گواہی کو درج کرے گا جنہیں احمدیت سے باہر رہ کر اس حقیقت کا برملا اعتراف کرنا پڑا۔

☆ چنانچہ علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اقرار کیا:

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر ص 18)

☆ نیز علامہ نیاز فتحپوری صاحب مشہور شاعر، ادیب اور ایڈیٹر فرماتے ہیں:

"اس میں کلام نہیں کہ انہوں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے یقیناً اخلاق (-) کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبویؐ کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔" (رسالہ نگار لکھنؤ، ماہ نومبر 1959ء)

نیز ایک سال بعد پھر لکھا کہ "اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اس لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے۔ اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانیٔ اسلام نے نشاندہی کی تھی۔۔۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے محض اخلاق سے ہزاروں دشمنوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ اور ان سے بھی قادیان کو "دارالامان" تسلیم کرالیا۔"

(رسالہ نگار لکھنؤ، ماہ ستمبر 1960ء)

☆ اب ایک بالکل غیر جانب دار قلمکار جناب دیوان سنگھ مفتون صاحب ایڈیٹر "ریاست" دہلی کی گواہی سنیئے:

"ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے، ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے (دینی) احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر "ریاست" کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا، اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو کہ (دینی) شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں"۔

(ریاست دہلی 13۔نومبر 1952ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے نتیجہ میں وہ مقصد بھی عطا فرما دے جس کے قیام کے لئے آپ مبعوث فرمائے گئے تھے، یعنی تقویٰ و پارسائی ہمارے ہر قول و فعل سے چھلکے۔ ہم خدا کے ہاتھ اور اس کی گود میں پرورش پا رہے ہوں اور اسی کی رضا ہمارے ہر قول و فعل کا مبتداء و منتہا ہو۔ آمین

ہم نے وفا کا عہد ہے باندھا ان رسموں کو چھوڑیں گے

ابن کریم

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر شادی اس خواہش اور بنیاد پر منعقد کی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو باوقار بھی بنا دے اور بابرکت بھی کر دے۔ مگر اس کے لئے عملی کوشش کرنا بھی ہم سب کا فرض ہے اگر ہم وقت کی پابندی نہیں کریں گے نمازوں کے اوقات کا خیال نہیں رکھیں گے حالانکہ بیاہ شادی والے معاملات کے دوران ہی حافظوا علی الصلوٰت ....البقرہ آیت:239 آیا ہے یعنی ایسے مواقع پر دیگر مصروفیات یعنی مہمانوں کی آگے پیچھے آمد اور دوسری بھاگم بھاگ کی وجہ سے نماز کے ضائع ہو جانے کا خطرہ تھا اس لئے قرآن کریم کی آفاقی تعلیم میں مستقل یہ حکم محفوظ کر دیا گیا ہے کہ نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً درمیانی نماز، یعنی کاموں کے درمیان آجانے والی نماز کی حفاظت کرو اور ایسی تقاریب میں نمازوں کی حفاظت کے بارے تو میں نے آغاز میں وقت کی پابندی کے بارے میں بات کی ہے۔ آجکل دوسرے شہروں میں لوگوں نے رواج بنایا ہوا ہے کہ ٹائم 8:00 بجے کا اور بارات 12:00 بجے پہنچتی ہے۔ مگر ہمارے ہاں ایک عظیم الشان نظام کی برکت سے بات حد سے تو نہیں بڑھی لیکن کہیں سقم ہیں ضرور اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں کو بھی ختم کریں وقت کی پابندی ہو اور اعلیٰ اقدار کی حفاظت ہو۔ ہم میں اور دوسروں میں نمایاں فرق ہونا ضروری ہے کیونکہ ہم نے تجدید ایمان وفا کیا ہوا ہے۔ ہمارے ہاں تو معمولی لغزش اور کوتاہی بھی قابل پُرسش اور قابل اصلاح سمجھی جاتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی نظر ان چھوٹی چھوٹی لغزشوں اور کوتاہیوں پر بھی پڑتی ہے اور آپ ان کے سد باب کے لئے توجہ دلاتے ہیں جیسا کہ 15 جنوری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے جماعت کو توجہ دلائی اور جھنجوڑا تو حیرت انگیز اطاعت کے نمونے نظر آنے شروع ہو گئے۔ دوسرے بے چارے اس سے محروم ہیں۔

خدا نے ہمیں ایسا نگران عطا فرمایا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی اس سے نہ شرقی پوشیدہ ہے نہ غربی نہ وہ شمال سے بے خبر ہے نہ جنوب سے۔ وہ خدا کے نور سے روشنی پا کر ہماری کمزوریوں کی نشان دہی کرتا چلا جاتا ہے اور ہم سمعنا و اطعنا کہتے ہوئے لبیک لبیک کہتے چلے جاتے ہیں۔ ؎

ہم نے وفا کا عہد ہے باندھا ان رسموں کو چھوڑیں گے
جن سے وفا کے رشتے چھوٹیں ان رستوں کو چھوڑیں گے
اپنے عمل کو قول خدا اور قولِ نبی میں ڈھالیں گے
اپنی انا کے جھوٹے بت ہم اپنے ہاتھوں توڑیں گے

مجھے ایک بات اکثر و بیشتر بھلائے سے بھی نہیں بھولتی ہمارے ایک شاہ صاحب جو کہ علمی اور سیاسی سطح پر بڑا ہی گہرا اثر رکھنے والے تھے ربوہ میں مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب سے ملنے آئے اور پھر زیارت مرکز کے لئے یہاں آنا شروع ہو گئے۔ مکرم ڈاکٹر وقار صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ان کو لے کر ایک بزرگ کے ہاں چلا گیا آپ نے کمال عاجزی اور شفقت سے ان کی مہمان نوازی بھی کی اور ایک بات بڑی دلچسپ کچھ اس طرح بیان کی کہ آپ لوگوں کے ہاں بڑی بڑی گاڑیاں کوٹھیاں، زمینیں، فیکٹریاں مال مویشی اور باغات اور دوسری بڑی بڑی قد آور شخصیات ہیں اور ہوتی ہوں گی مگر ایک نعمت سے آپ محروم ہیں ایک للّٰہی نظام اور رہ نمائی سے آپ محروم ہیں یعنی خلافت سے اور ہمیں یہ نعمت ملی ہوئی ہے اس کی برکت سے اصلاح و رہنمائی کا ایک عظیم الشان نظام موجود ہے اور ہم تازہ بتازہ رہ نمائی اور نشانات کے ذریعے اپنی زندگی کی راہیں متعین کرتے ہیں اور روشنی پاتے ہیں کیونکہ دعویدار کا دعویٰ ہی یہی ہے۔ ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اسی آسمانی روشنی کی برکت ہے کہ کمزوریوں کی نشان دہی کے ساتھ ہی کمزوریاں جھڑنی شروع ہوجاتی ہے یہ تو ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ سورہ نور میں ہی خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اس طرح سنوار کر بیان کیا گیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ ایسا چراغ ہوگا جو خدا اور اس کی اطاعت کے نتیجہ میں چمکے گا اور خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت ہی اس کی لَو کو بڑھاتی چلی جائے گی اور پھر یہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح کے ریفلیکٹر سے دوسروں کو روشنی دے گا میں ایک اور بات پر بھی حیران و ششدر رہ جاتا ہوں کہ عائلی، خانگی اور معاشرتی معاملات کا بڑی کثرت سے سورہ نور میں بیان ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ع

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

آیئے پھر واپس تھوڑی دیر کے لئے 15 جنوری 2010ء والے خطبہ جمعہ کی طرف چلتے ہیں۔ کیا مسائل بیان ہورہے ہیں۔ طرح طرح کے بوجھ اتارنے کی باتیں ہورہی ہیں گلوں کے طوق اتروا دینے کے پیغامات دیئے جارہے ہیں پھر ساتھ ہی وہاں لندن کی ایک مثال بھی حضور انور نے پیش فرما دی کہ ایک جگہ باقاعدہ مہندی کے کھانے کا پروگرام بنا ہوا تھا مگر گھر والے احمدیوں کو جب پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ان باتوں کو ناجائز سمجھتے ہیں ان عشاق نے مہمانوں کو اپنے گھر آنے سے منع کر دیا اور وہ کھانے کسی جماعتی تقریب میں بھجوا دیئے۔ اس آسمانی اور روحانی وجود نے اسی خطبہ میں یہ مثال پیش کر کے بتا دیا ہے کہ اس آواز کو آگے پہنچاتے چلے جائیں انشاءاللہ زمینیں خدا نے تیار کی ہوئی ہیں یقیناً یہ بیج نمو پذیر ہوگا بڑھتے بڑھتے بڑا درخت بن جائے گا اور بہتے اس درخت کے سائے تلے بیٹھیں گے پناہ لیں گے اور دوسرے بھی ان نیک نمونوں کو اپنائیں گے کیونکہ یہی تقدیر الٰہی ہے کہ اسی راہ ہدایت سے ہی آشتی کا در کھلے گا مجھے کہنے دیجئے رشید قیصرانی کی زبان میں ؎

تمہاری نبضیں ہمارے دم سے جواز ڈھونڈیں گی زندگی کا
یہ لکھنے والے نے لکھ دیا ہے مریض تم ہو طبیب ہم ہیں

خاکسار اپنے ایک عزیز شاگرد کی ہمشیرہ کی شادی میں مدعو تھا پروگرام 30-8 بجے بعد از عشاء تھا مگر اس نے فون کیا کہ سر حضور انور کا خطاب

سپین سے براہ راست آ رہا ہے لہٰذا پروگرام میں تبدیلی ہے۔ ساڑھے آٹھ کی بجائے ساڑھے سات پر آنا ہوگا میں جب وقت پر وہاں پہنچا دو تین منٹ بعد بارات آ گئی۔ عین وقت پر تلاوت نظم ہوئی مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ نے دعا کروا دی اور سب سے دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ ہوئی کہ مہمانوں کے عین درمیان میں بڑی سکرین پر حضور انور ایدہ اللہ کے لائیو خطاب کا انتظام تھا اور ان دونوں خاندانوں کی اس للّٰہی خلافت سے محبت اور اطاعت اس طرح قبول ہوئی کہ جو نظم اس تقریب میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی پڑھی گئی۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضور انور کی جلسہ سالانہ سپین میں اختتامی تقریب سے پہلے حضور کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود کی یہی نظم پڑھی گئی۔ وہاں حضور انور کی موجودگی میں "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" پڑھا جا رہا تھا حضور کی ہمنوائی میں ساری دنیا کے احمدیوں کے دلوں اور روحوں سے یہ روز کر مبارک کی ندائیں بلند ہو رہی ہوں گی یقیناً اس نیک مجلس کی برکت سے جس کو فرشتوں نے گھیرا ہوگا۔ آسمان پر یقیناً قبولیت کا شرف پا رہی ہوگی۔

مجھے حضرت سلطان باہوؒ کا وہ شعر یاد آ رہا ہے جس میں اس عظیم الشان کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے کہ مرشد کی حقیقی اطاعت اور فرمانبرداری سینکڑوں میل کی دوری بھی ہو تو عشق کی وجہ سے اطاعت ہی کا بنتی ہے۔

مرشد وسے کوہاں تے مینوں ڈِسّے نیڑے ہُو
کی ہویا بُت اولے ہویا پرا وسّے وچ میرے ہو

میرا ذہن اس خاندان کی خلافت سے حیرت انگیز وابستگی کی وجہ سے اس واقعہ کی طرف منتقل ہو گیا جس کا ذکر حضور سیدنا حضرت خلیفہ رابع نے اردو کلاس میں بیان کیا تھا کہ وائسرائے نے رؤسا کی ایک میٹنگ بلوائی ہوئی تھی وہاں حضرت مصلح موعود بھی مدعو تھے حضرت مصلح موعود کو پچھلی کرسیوں پر جگہ ملی۔ اگلی کرسیوں پر ڈیرہ غازی خان کے ایک معروف قیصرانی رئیس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی کرسی گھمائی اور پیٹھ وائسرائے کی طرف کر دی اور چہرہ حضور کی طرف کر دیا۔ وائسرائے نے سمجھا شاید کوئی ناراضگی ہوگئی ہے انہوں نے فوراً اپنا نمائندہ بھجوایا اور پچھوایا کہ کیا بات ہے۔ اس مخلص اور فدائی احمدی رئیس نے جواب دیا جس طرح آپ نے کرسیاں بچھائی ہیں میری پشت حضور جو میرے مرشد ہیں کی طرف ہو رہی ہے یہ میں برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ میرے روحانی مرشد ہیں دنیاوی بادشاہوں کی طرف پیٹھ کرسکتا ہوں اپنے روحانی آقا کی طرف پیٹھ کرنا میں ہتک محسوس کرتا ہوں۔ چنانچہ اس وائسرائے نے حضور حضرت مصلح موعود کی کرسی آگے رکھوائی پھر اس رئیس نے اپنا منہ وائسرائے کی طرف کیا۔

خدا نے ہمیں ایسا مرشد عطا فرمایا ہوا ہے جس کو خدا نے تزکیہ نفس کی روحانی قوت عطا فرمائی ہوئی ہے اس کی تاروں سے انقلابات کے آثار خداتعالیٰ نے باندھے ہوئے ہیں اس کی آواز حشر بپا کر رہی ہے قدم قدم پر رہ نمائی اور ہر ہر جا لبیک لبیک کی ندائیں ہیں۔ مجھے ان دنوں ایک شادی میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہمارے کزن لاہور سے دلہن لائے تھے ولیمہ والے روز دلہن کے والد صاحب کہنے لگے میں نے گھر میں عورتوں کو کہہ دیا تھا حضور کا حکم ہے خوشی کرو مگر تمہاری آوازیں باہر نہ جائیں بفضل اللہ تعالیٰ اسی طرح ہوا اور جب مہمان کھانا کھانے لگے تو عورتوں والے حصہ میں مرد ویٹرز کو میں نے رکوا دیا میں نے کہا آپ ایک دفعہ کھانا لگا دیں بعد میں ہماری بچیاں خود ہی سنبھال لیں گی وہاں مرد نہیں جائیں گے۔ ہال والے کہنے لگے۔ آپ کون لوگ ہیں یہ تو ہم نے پہلی دفعہ دیکھا اور سنا ہے تو میں نے کہا ہم احمدی ہیں ہمارے امام نے ہمیں اس طرح متوجہ فرمایا ہے۔

مجھے ایک نوجوان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا قبل از خلافت کا ایک بڑا ہی دلچسپ واقعہ سنایا اس نوجوان نے بتایا کہ میری شادی 1998ء میں ہوئی میں نے شادی کی خوشی میں اپنے گلے میں سونے کی زنجیر ڈال لی۔ دفتر انصاراللہ مقامی والے راستے سے باہر سڑک پر جا رہا تھا گیٹ بند تھا مجھے خود سے احساس ہو رہا تھا کہ میں نے سونے کی زنجیر پہنی ہوئی ہے کہیں کسی بزرگ سے آمنا سامنا نہ ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اسے کالر کے نیچے چھپا لیا قدرت خدا کی میرے بھاگ جاگنے کے سامان خدا نے کرنے تھے میں نے جب گیٹ کھولا تو تقریباً باہر ہی سامنے حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) کھڑے تھے میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا آپ نے بڑھ کر سلام کیا تو آپ نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیئے اور ساتھ ہی فرمایا احمدی نوجوانوں کو تو شعائر کا احترام ضروری ہے۔ جو باتیں شریعت نے منع کی ہیں وہ تو ہمیں کسی صورت زیب نہیں دیتیں۔ ان پیاری باتوں اور اس من موہنی صورت اور قوت قدسیہ کا مجھ پر اس طرح اثر ہوا کہ مجھے یوں لگا جیسے مجھ پر بجلی گری ہے میں نے فوری زنجیر اتاری اور جیب میں ڈال لی اور آئندہ سے توبہ کر لی اور اس نصیحت کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ میں نے نیت کی اگر مجھے خدا بیٹا دے تو میں اس کا نام مسرور احمد رکھوں گا خدا نے میری خواہش اور نیت قبول کر لی خدا نے مجھے بیٹا عطا فرما دیا میں نے اس کا نام مسرور احمد رکھا ہوا ہے اور اسے حافظ قرآن بنانے کا ارادہ ہے۔

آیئے اب آخر پر حضور انور ہی کا ایک بیان فرمودہ واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے مقناطیسی طاقتیں کہاں رکھی ہیں کہاں انقلابات کے تار وابستہ ہیں کہاں روحوں تک پہنچنے والی روح پرور باتیں ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک خطبہ جمعہ میں بڑا ہی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعہ بیان کیا تھا۔ جس سے اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ کس طرح لوگ فضول رسموں اور خراب راستوں کو چھوڑ کر اس عظیم راستے پر چل کر اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ہمارے ایک مربی تھے یونس خالد صاحب وہ لکھتے ہیں کہ وی وی کاہلوں صاحب بذریعہ کشف احمدی ہوئے تھے مولانا محمد صدیق امرتسری کے زمانے میں۔ پھر بعد میں وہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے امیر بھی رہے احمدی ہونے سے پہلے بالکل آزاد ماحول تھا اور ان کا ماحول تو اس حد تک آزاد تھا کہ ان کا پیشہ بھی، ویسے بھی وہ ڈانسر تھے۔ لیکن بیعت کے بعد فوراً بعد اپنے اندر تبدیلی پیدا کی۔ تقویٰ وطہارت عبادت، خدا خوفی اور دیانت میں ایک مقام بنا لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی ترقیات سے نوازا اور آپ علاقہ کے پیرا ماؤنٹ چیف بھی تھے۔ جس علاقہ کے پیرا ماؤنٹ چیف تھے وہاں ہیروں کی بہت بڑی بڑی کانیں تھیں آپ صاحب اختیار تھے کیونکہ ان علاقوں میں چیف کافی اختیار والے ہوتے ہیں۔ آپ اگر چاہتے تو لاکھوں کروڑوں روپیہ کا فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن احمدیت کی حسین اور پاکیزہ تعلیم کی وجہ سے یہ دولت اپنے اوپر حرام سمجھی اور سادہ اور درویشانہ زندگی گزارتے رہے اور اونچی سطح میں بھی مشہور تھا کہ مسٹر وی وی کاھلو ایک انتہائی دیانت دار پیرا ماؤنٹ چیف ہیں۔ نہ خود رشوت لیتا ہے اور نہ ہی عملہ کو لینے دیتا ہے۔ تو کہتے ہیں جب آپ بیمار ہوئے ایک دن میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو مجھے بلا کر کہتے ہیں یونس میری آنکھوں کے سامنے ہر وقت سبز رنگ کا کلمہ طیبہ لکھا ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے انہیں کہا چیف آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اور عشق ہے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔ تو کہتے ہیں میں دو ماہ تک جاتا رہا اور وہ یہی کہتے رہے کہ کلمہ طیبہ سبز رنگ کی روشنی سے ہمیشہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر جب آپ ہسپتال داخل ہوئے تو نزع کی حالت طاری ہوئی تو ایک احمدی دوست مسٹر کو۔جی نے ان کا بازو پکڑ کر کہا کہ چیف پڑھو کلمہ طیبہ پڑھا اور پڑھتے ہی سر جھک گیا۔

(خطبات مسرور جلد 1 ص 384)

(ماخوذ)

دہی کے فوائد

ہر طرح کے دودھ سے دہی بنایا جاتا ہے۔ صحیح دہی اپنے ذائقے میں شیریں دودھ ہی کی طرح لذیذ اور معمولی سا ترش ہوتا ہے۔ دہی کی ترشی زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اپنی تاثیر کے حوالے سے دہی سرد و تر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں جو دہی دستیاب ہوتا ہے وہ بھینس کے دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ ہر طرح کا دہی پیٹ کے متعدد عوارض کے لئے مفید اور شفا بخش ہوتا ہے یہ معدے کی گرمی کو بہت جلد دور کرتا ہے منہ کے اندر چھالے نکلے ہوں تو دہی کے کھانے سے وہ درست ہو جاتے ہیں۔

پیچش روکنے کے لئے بھی دہی ایک اکسیر اور مفید غذا ہے اور ایک پیالہ دہی چینی ملا کر کھانے سے یا تھوڑا سا نمک ملا کر کھائیں تو آنتوں میں پڑے ہوئے سدے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ معدے اور آنتوں میں اگر ورم آ گیا ہو تو اس کا علاج بھی دہی کھا کر ہی کیا جاتا ہے۔ دہی کے مسلسل استعمال سے پرانی کھانسی بواسیر اور معدے کی تیزابیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ دہی کا مستقل استعمال خون کو صاف کرتا تنفس کی شکایت کو دور کرتا چہرے کی خشکی سے نجات دلاتا بلکہ چہرے کی چھائیوں اور داغ دھبوں کو بھی دور کرتا ہے۔ دہی تازہ خون پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے اور عام جسمانی کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے۔ دہی ایک ایسی غذا ہے کہ اس سے بیک وقت بھوک اور پیاس دونوں ختم ہو جاتے ہیں۔ دہی کی طرح دہی کی بنی ہوئی لسی بھی بڑی مفید اور کئی عوارض کے لئے شافی اور اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ دہی کی لسی دودھ ملا کر بھی بنائی جاتی ہے اور پانی ملا کر بھی۔ میٹھی یا نمکین کسی بھی طرح کی پی جاسکتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایسی لسی کہ جس میں سے مکھن نکال لیا جائے وہ لسی کئی حوالوں سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ لیکن شہروں میں جو لسی پی اور بنائی جاتی ہے اس میں سے مکھن نہیں نکالا گیا ہوتا۔ لسی پینے کے باعث ثقیل اور دیر ہضم چیزیں بھی جلدی ہضم ہو جاتی ہیں۔ لسی کے اندر کیلشیئم، سوڈیم، فاسفورس، کلورین، پروٹین اور سلفر وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ سب نمکیات گوشت ہڈیوں اور آنتوں کے لئے بے حد مفید ہوتے ہیں۔ لسی آنتوں میں موجود زہریلے مادوں کو بآسانی خارج کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ کھٹی لسی بلغم اور کھانسی بڑھانے کا باعث بن سکتی ہے اور اس لئے لسی میں پسی ہوئی سیاہ مرچ چھڑک کر پینے سے نقصان نہیں ہوتا۔ لسی پینے سے جسم میں چربیلے مادوں کا اضافہ ہوتا ہے اس طرح لسی مٹاپے کا موجب بنتی ہے اور یہ خون کی گردش کو ایک حد تک تیز کر دیتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ L-6/11 ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ L-6/11 ضلع ساہیوال کی تین ناصرات کوقرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔نمود سحر بنت مکرم محمد نصراللہ ناصر صاحب صدر جماعت L-6/11 عمر 12 سال، فخر النساء بنت مکرم محمد عیسیٰ صاحب عمر 9 سال کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کی اہلیہ کو ملی۔اسی طرح افرہ نور بنت مکرم محمد زکریا صاحب عمر 8 سال کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت موصوفہ کی والدہ محترمہ کو ملی۔تقریب آمین مورخہ 3 مارچ 2011ء کو L-6/11 میں منعقد ہوئی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع ساہیوال نے بچیوں سے قرآن کریم کے کچھ حصص سنے اور محترم محمد نصراللہ ناصر صاحب صدر جماعت L-6/11 نے دعا کروائی۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں بچیوں کوقرآن کریم صحیح رنگ میں پڑھنے سمجھنے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

جلسہ یوم مصلح موعود

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب معلم وقف جدید شریف آباد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس شریف آباد ضلع عمر کوٹ میں 20 فروری 2011ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا اور پھر نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود مکرم نثار احمد صاحب قائد مجلس شریف آباد نے پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔دعا کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔جلسے کی حاضری 44 تھی۔

اسی طرح 20 فروری 2011ء کو دوپہر 2 بجے لجنہ کا بھی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔اس میں لجنہ اور ناصرات نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے کی۔ جلسے میں 45 لجنہ اور 17 ناصرات نے شرکت کی۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور افراد جماعت کو اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔آمین

علمی مقابلہ جات

مکرم فیاض احمد بلوچ صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں مورخہ 3 مارچ 2011ء کوعلمی مقابلہ جات ہوئے ان مقابلہ جات کی تیاری خاکسار نے روزانہ بعد از نماز مغرب و فجر کلاسز میں کروائی تھی۔مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے 3 مارچ 2011ء کو بچوں کا جائزہ لیا جس میں انہوں نے نصاب وقف نو عمر کے مطابق اور قاعدہ یسرنا القرآن۔قرآن کریم ناظرہ وترجمہ خلافت جوبلی کی دعائیں سنیں مورخہ 4 مارچ 2011ء کو بعد از نماز جمعہ اعزاز پانے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی مزید بہتر طور پر تعلیم وتربیت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم میجر سعید احمد صاحب دارالرحمت ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب المعروف بوٹا مارکیٹ والے شدید علیل ہیں۔فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب گرین ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ حمیدہ فوق صاحبہ بیوہ مکرم محمد اسماعیل فوق صاحب واہ کینٹ ضلع راولپنڈی مورخہ 11 مارچ 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔آپ کی عمر تقریباً 90 سال تھی۔آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مکرم شبیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے بیت الحمود میں پڑھائی۔مرحومہ موصیہ تھیں اوران کی خواہش کے مطابق انہیں واہ کینٹ کے احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔قبر تیار ہونے پر مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے خاکسار کے علاوہ 7 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ کے ایک بیٹے برادرم منور احمد جاوید صاحب پہلے وفات پا چکے ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کوصبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

قائداعظم نے مسلم اوقاف کا بل پیش کیا

قائداعظم کی پارلیمانی زندگی کے اوائل میں مسلم اوقاف کے بل کی منظوری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔انہوں نے یہ بل 17 مارچ 1911ء کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا تھا اور دوسال کی جدوجہد کے بعد یہ بل 1913ء میں منظور کروایا تھا۔

اس بل کا پس منظر کچھ یوں تھا کہ 1857ء کے بعد مسلمانان ہند، مستقلاً یہ محسوس کرنے لگے کہ ان پر سخت ظلم ہوا ہے۔ وہ سخت زبوں حالی اور مصائب کا شکار تھے۔مسلمان حکمرانوں کی اولادوں کے مسائل اور مصائب اور بھی سوا تھے۔انہیں ایک طرف اپنے عظیم الشان ورثے کے چھن جانے کا غم تھا۔دوسری طرف انہیں ایسا کوئی ہنر بھی نہیں آتا تھا جس کی مدد سے وہ اپنا اور اپنے لواحقین کا پیٹ پال سکیں۔نتیجہ ان کی جائیداد کے رہن کی صورت میں نکلتا تھا اور جب قرض حد سے بڑھ جاتا تھا تو ان کا ہندو قرض دہندہ کوئی نہ کوئی فساد کھڑا کر کے ان رہن کردہ جائیداد کوکوڑیوں کے مول بیچ دیتا اور سارا خاندان دیکھتے ہی دیکھتے تباہ وبرباد ہو جاتا۔

ان بدنصیب لوگوں کی جائیداد کو بچانے کا صرف ایک طریقہ تھا اور وہ یہ کہ برطانوی ہندوستان میں ایک ایسا قانون نافذ کیا جائے جس کی رو سے مسلمان شہری اپنی جائیداد وقف کر سکیں۔ اسلامی قانون کی رو سے وقف شدہ جائیداد خاندان کے کسی ایک فرد کے اسراف یا نااہلی کی وجہ سے برباد نہیں ہوسکتی اوراس کے مالکوں کی اولاد نسلاً بعد نسل اس سے مستفید ہوتی رہتی ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی جائیداد کو وقف کے ذریعے محفوظ کروانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ناکام ہوئے اب بیسویں صدی کے اوائل میں قائداعظم نے پھر اس کام کا بیڑا اٹھایا اور 17 مارچ 1911ء کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں مسلم اوقاف کا بل پیش کر دیا۔

قائداعظم نے اپنا کیس ایک وکیل کی طرح لڑا۔ انہوں نے ایک مظلوم اقلیت کی دادرسی کا مطالبہ کیا اور پُرزور الفاظ میں کہا کہ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے شرع محمدی نافذ کیا جائے۔ اپنی قانونی قابلیت اور زبردست طرز استدلال کی مدد سے قائداعظم نے یہ بل 1913ء میں منظور کروالیا اور 7 مارچ 1913ء کو وائسرائے نے بھی اس کی توثیق کردی۔

قانون سازی میں یہ قائداعظم کی پہلی ذاتی کامیابی تھی۔ان کی اس کامیابی پر بڑی واہ واہ ہوئی مبارکباد دینے والوں میں سرفہرست مسز سروجنی نائیڈو تھیں جنہوں نے انہیں یوں داد پیش کی۔

”اس کارنامے کے باعث پہلی مرتبہ مسٹر جناح کو سارے ملک کے مسلمانوں کا اعتراف میسر آیا۔ان کے اکثر ہم مذہب انہیں راسخ العقیدہ مسلمان نہیں سمجھتے لیکن اس کارنامے کے کچھ ہی عرصے بعد وہ سیاسی مشورے اور راہنمائی کے لئے ان سے رجوع کرنے لگے“۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ المتین صاحبہ ترکہ مکرم محمد رافع خان صاحب)

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم محمد رافع خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 19/7 دارالنصر ربوہ برقبہ 1 کنال 1 مرلہ 255 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ امۃ المتین صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم محمد طالع خان صاحب (بیٹا)
3۔مکرمہ منزہ طلعت صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم نبیل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کواس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کوتحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سفوف تبخیر تبخیر معدہ کی بہترین دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئرڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشنگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی سالانہ رپورٹ 2010ء

محض عقیدہ کی بنیاد پر 99 احمدیوں کو قتل کیا گیا جبکہ

67 احمدیوں کے خلاف مذہب کی بنیاد پر مقدمات قائم کئے گئے

مذہبی بنیادوں پر افراد جماعت کے خلاف 978 مقدمات قائم کئے جاچکے ہیں

2010ء میں بھی اردو پریس کی طرف سے بے بنیاد خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا

دوران سال 1468 سے زائد خبریں احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کے طور پر شائع کی گئیں۔

مکرم سلیم الدین صاحب ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان جناب سلیم الدین نے اپنی سالانہ رپورٹ پریس کو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ 2010ء میں بھی پاکستان میں احمدیوں کو مذہبی بنیادوں پر امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ 2010ء کے دوران 99 احمدیوں کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے خون میں نہلا دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کسی ایک سال میں جانی قربانیوں کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔ اس طرح 1984ء کے بعد سے لے کر اب تک مذہب کے نام پر قتل ہونے والے احمدیوں کی تعداد 202 ہو چکی ہے۔

احمدیوں کے خلاف مخالفین کی طرف سے مقدمات کے قیام کا سلسلہ بھی جاری رہا اور 67 احمدیوں کے خلاف مذہبی بنیادوں پر مقدمات درج کئے گئے۔ ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 1984ء کے بدنام زمانہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک احمدیوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی طور پر امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ جو ایک معاشرے کے افراد کے یکساں اور مساوی بنیادی حق کی نفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان امتیازی قوانین کے جاری ہونے کے بعد سے 31 دسمبر 2010ء تک 202 احمدی عقیدہ کے اختلاف پر قتل کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ 234 احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ 22 عبادت گاہوں کو مسمار کیا گیا جبکہ 28 کو انتظامیہ نے سیل کر دیا۔ 15 عبادت گاہوں پر مخالفین نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر لیا۔ 29 افراد کی تدفین کے بعد قبر کھود ڈالی گئی اور 51 احمدیوں کی مشترکہ قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دی گئی۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 2010 کے دوران احمدیوں کو پاکستان میں کسی بھی جگہ عبادت گاہ کی تعمیر کی اجازت نہ دی گئی اور کئی جگہوں پر یہ تعمیر پولیس نے زبردستی رکوائی۔ حالانکہ پاکستان کے قانون کے مطابق ہر شہری آزاد ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق عبادت گاہ تعمیر کرے۔ محض مذہبی تعصب کی بناء پر احمدیوں کے کاروبار میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ احمدی سرکاری ملازمین کو مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں بھی احمدی طلباء کو مذہبی تعصّبات کا سامنا کرنا پڑا۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق سال 2010ء کے دوران بھی ربوہ میں جہاں 95% احمدی آباد ہیں احمدیوں کو کسی قسم کے مذہبی اجتماع یا جلسہ کی اجازت نہ دی گئی۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو کھیلوں کے پروگرام کھلے عام منعقد کرنے کی آزادی نہیں۔ جب کہ معاندین کو کھلے عام اجازت دی گئی کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں، جلسہ کریں اور ربوہ میں جلوس نکالیں۔ چنانچہ احمدی مخالف تنظیموں نے ربوہ میں آکر جلسے کئے جن میں احمدی اکابرین کو غلیظ گالیاں دی گئیں۔

ترجمان نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر کی کھلے عام اشاعت جاری رہی اور ایسے کیلنڈرز، سٹیکرز اور پمفلٹ شائع ہوئے اور انہیں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا۔ احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے شائع ہوئے اور عامۃ الناس کو دعوت دی گئی کہ احمدیوں کو جہاں پائیں قتل کر دیں۔ اس طرح کے حالات میں پاکستانی احمدی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔

اسی طرح احمدیوں کو محض عقیدے کی وجہ سے سیاسی سیٹ اپ سے نکال باہر کیا گیا جس کی وجہ سے احمدی ہر قسم کی سیاسی اور معاشرتی سہولیات سے محروم رہے۔ خصوصاً ربوہ میں جہاں 95% احمدی آباد ہیں وہاں لوکل انتظامیہ میں احمدیوں کی کوئی نمائندگی نہیں۔ جس کی وجہ سے ربوہ میں کسی قسم کی شہری سہولیات مہیا نہ کی گئیں۔ سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں باوجود اس کے کہ ربوہ سے ایک بھاری تعداد میں پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے مگر شہری بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے پاکستان کے انصاف پسند حلقوں سے کہا ہے کہ وہ حکومت پر زور دیں کہ وہ مذہبی تعصّبات کے خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کرے تاکہ پاک وطن میں فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا پیارا پاکستان حقیقی ترقی اور امن وسلامتی کی راہوں پر گامزن ہو سکے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔مارچ

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:19

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آزمائشی جوڑوں کا درد کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060589

داخلہ الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں پریپ تا نہم کلاسز میں محدود سیٹوں پر داخلہ کے لئے ٹیسٹ مورخہ 20,19 مارچ بروز ہفتہ، اتوار صبح 9:00 بجے ہوگا۔
ٹیسٹ انگلش اور ریاضی کے مضامین کا ہوگا۔
☆ پریپ کلاس کے لئے داخلہ ٹیسٹ نرسری سیکشن دارالرحمت شرقی الف میں ہوگا۔
☆ کلاس ون تا پنجم طلباء و طالبات اور چھٹی سے آٹھویں تک طالبات کا ٹیسٹ الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن شکور پارک میں ہوگا۔
☆ کلاس ششم تا نہم طلباء کا ٹیسٹ الصادق اکیڈمی بوائز سیکشن نزد مریم کلینک میں ہوگا۔
☆ مزید معلومات کے لئے مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف رابطہ کریں
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6214434-6211637

FD-10